

جادو اور کہانت
کی
حیثیت

تالیف
سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

ترجمہ
محمد اسماعیل محمد بشیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحَدَهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَهُ:

دور حاضر میں جھاڑ پھونک کر نیوالے کثرت سے پائے جاتے ہیں، جو طب کا دعویٰ کرتے ہیں اور جادو، اور کہانت کے ذریعہ بیماریوں کا علاج کرتے ہیں۔ یہ لوگ بعض ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں، اور سادہ لوح عوام کو دھوکہ دیتے ہیں، ان حالات کے پیش نظر اللہ اور اس کے بندوں کی خیر خواہی کے لئے میں نے چاہا کہ اسلام اور مسلمانوں کے اوپر اس طریقہ کار سے جو عظیم خطرہ لاحق ہو رہا ہے اسے بیان کر دوں کہ اس میں غیر اللہ سے تعلق اور اللہ کے رسول ﷺ کے حکم کی مخالفت ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے ہوئے میں کہتا ہوں کہ بیماری کا علاج متفقہ طور پر جائز ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ باطنی امراض یا سرجری اور اعصابی امراض وغیرہ کے ماہر ڈاکٹروں کے پاس جا کر اپنے امراض کی تشخیص کرائیں، تاکہ وہ علم طب کے مطابق، مناسب اور شرعی طور پر جائز دوا سے اس کا علاج کریں، کیونکہ یہ ضروری اسباب ہیں جن کا سہارا لینا اللہ پر توکل کے منافی نہیں، بیشک اللہ تعالیٰ نے بیماری پیدا کی ہے اور اس کے ساتھ اس کی دوا بھی بنائی ہے جسے جاننے والے جانتے ہیں اور نہ جاننے والے نہیں جانتے ہیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس چیز میں اپنے بندوں کے لئے شفاء نہیں رکھا جسے ان کے اوپر حرام کیا ہے۔ لہذا مریض کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنی بیماری دریافت کرنے کے لئے ان کاہنوں کے پاس جائے جو پوشیدہ چیزوں کی معرفت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ نیز یہ بھی جائز نہیں کہ ان کی بتلائی ہوئی بات کی تصدیق کرے کیونکہ وہ انکل ہانکتے ہیں۔ اور جناتوں کو

حاضر کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے مقصد میں ان سے مدد حاصل کریں۔
 ان کا معاملہ کفر و ضلالت پر مبنی ہے، کیونکہ یہ امور غیب کا دعویٰ کرتے ہیں۔ امام مسلم رحمہ
 اللہ نے اپنی صحیح مسلم میں روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
 ((مَنْ آتَى عَرَاْفًا فَسَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَنْ بَعِيْنَ لَيْلَةً))
 ترجمہ: جو شخص کسی نجومی آیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو چالیس رات
 تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

(۲۲۳۰/۴/۱۷۵۱/۴)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے آپ نے فرمایا:

مَنْ آتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))

ترجمہ: جو کسی کاہن (غیب کے دعویدار) کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی تو اس
 نے محمد ﷺ پر اتاری گئی شریعت کا انکار کیا۔ (ابوداؤد ۴/۲۲۵/۴ ح ۳۹۰۴،
 ترمذی ۱/۴۱۸/۴ ح ۱۳۵، وابن ماجہ ۱/۱۱۷/۴ ح ۶۳۴)۔

اور حاکم نے ان الفاظ میں صحیح کہا ہے:

” مَنْ آتَى عَرَاْفًا أَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ فِيمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ
 عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ “

ترجمہ: جو شخص کسی نجومی یا کاہن کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ
 پر اتاری گئی شریعت کا انکار کیا۔ (۸/۱)

اور عمران بن حصین سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَطَيَّرَ أَوْ تَطَيَّرَ لَهُ ، أَوْ تَكْهَنَ أَوْ تَكْهَنَ لَهُ أَوْ سَحَّرَ أَوْ سَحَّرَ لَهُ ، وَمَنْ أَتَى كَاهِنًا فَضَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ“

ترجمہ: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو بدفالی کرے یا جس کے لئے بدفالی کی جائے، یا جو غیب کی باتیں بتلائے یا جسے غیب کی باتیں بتلائی جائیں، یا جو جادو کرے یا جس کے لئے جادو کیا جائے اور جو شخص کا ہن کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی، تو اس نے محمد ﷺ پر نازل شدہ شریعت کا انکار کیا۔ (بزار باسناد جید)

ان احادیث شریفہ میں نجومیوں وغیرہ کے پاس آنے اور مسئلہ دریافت کرنے اور ان کے جواب کی تصدیق کرنے کی ممانعت اور وعید ہے۔ لہذا ذمہ داران امور اور دینی معاملات کی تفتیش کرنے والوں اور ان کے علاوہ جنہیں بھی اختیارات و اقتدار حاصل ہوں ان پر واجب ہے کہ کاہنوں اور نجومیوں کے پاس آنے سے لوگوں کو روکیں، اور بازاروں وغیرہ میں مشغلہ کرنے والوں کو سختی سے منع کریں۔

ان نجومیوں کی بعض باتوں کے صحیح ہو جانے اور ان کے پاس آنے والوں کی کثرت سے دھوکا نہیں کھانا چاہئے، کیونکہ جو ان کے پاس آتے ہیں وہ پختہ عالم نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ اس بات سے بھی نااہل ہوتے ہیں کہ ان کے پاس آنا منع ہے۔ کیونکہ شریعت کی عظیم مخالفت، بڑے خطرات اور ضرر رساں نتائج کے پیش نظر اللہ کے رسول ﷺ نے لوگوں کو کاہنوں وغیرہ کے پاس آنے سے روکا ہے۔ نیز یہ جھوٹے اور فاجر ہیں، جیسا کہ مذکورہ بالا احادیث

کا ہنوں اور جادوں گروں کے کفر پر دلیل ہیں۔ اس لئے کہ یہ علم غیب کا دعویٰ کرتے ہیں جو کفر ہے۔ اور اس لئے بھی کہ یہ لوگ اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے جناتوں کی خدمت لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ ان جناتوں کی عبادت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک اور کفر ہے۔ نیز علم غیب کی عقیدہ رکھنے والے اور ان کے اس دعویٰ کی تصدیق کرنے والے دونوں برابر ہیں۔ اور ہر وہ شخص جس نے بھی جادوگری اور نجومیت وغیرہ ان پیشہ وروں سے سیکھی اللہ کے رسول اس سے بری الذمہ ہیں۔

کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ ان کے بتلائے ہوئے طریقہ علاج کی پیروی کرے۔ مثلاً جادوئی لکیریں کھینچنا اور قلعی اتارنا وغیرہ خرافات پر عمل نہ کریں۔ جیسے یہ لوگ کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ سب کا ہنوں کی فطرت اور تلبیس کاری کی باتیں ہیں۔ جو شخص ان چیزوں پر رضا مند ہو اوہ ان کے کفر و ضلالت پر معاون ثابت ہوگا۔ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ کاہنوں کے پاس جا کر اس سے اس شخص کے بارے میں سوال کرے جس کے بیٹے یا قریبی رشتہ دار سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ یا شوہر و بیوی، یا انکے خاندان کے درمیان ہونے والی محبت و وفا یا عداوت و اختلافات کے بارے میں دریافت کرے، کیونکہ یہ سب غیب کی باتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

جادوگری محرمات کفریہ میں سے ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں دو فرشتوں ”ہاروت و ماروت“ کے بارے میں ذکر فرمایا ہے:

﴿وَمَا يَعْلمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ
فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَرَوْجِهِ وَمَا هُمْ

بِضَائِينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَالَهُ فِي الآخِرَةِ مِنْ خَلْقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿البقرہ: ۱۰۲﴾

ترجمہ: وہ فرشتے جب کسی کو اس کی تعلیم دیتے تو پہلے صاف طور پر متنبہ کر دیا کرتے تھے کہ ”دیکھ، تم محض آزمائش ہیں تو کفر میں مبتلا نہ ہو“ پھر بھی یہ لوگ ان سے وہ چیزیں سیکھتے تھے جس سے شوہر اور بیوی میں جدائی ڈالیں ظاہر تھا کہ اذن الہی کے بغیر وہ اس ذریعہ سے کسی کو بھی ضرر نہ پہنچا سکتے تھے، مگر اس کے باوجود وہ ایسی چیزیں سیکھتے تھے جو خود ان کے لئے نفع بخش نہیں بلکہ نقصان دہ تھی۔ اور خوب معلوم تھا کہ جو اس چیز کا خریدار ہے اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں کتنی بڑی متاع تھی جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا کاش انہیں معلوم ہوتا۔

یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ جادوگری کفر ہے۔ اور جادوگر شوہر اور بیوی کے درمیان جدائی پیدا کرتے ہیں۔ نیز اس بات پر بھی دلالت کرتی ہے کہ جادو بذات خود نفع و نقصان میں اثر انداز نہیں ہوتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کو نہ قدر یہ سے اثر کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی نے خیر و شر کو پیدا کیا ہے۔ اور ان جادوگروں کو نقصان ضرور اور خطرات سخت ہیں جنہوں نے ان علوم کو مشرکین سے ورثہ میں لیا ہے اور ضعیف العقل عوام کو دھوکا دیتے ہیں۔ فَإِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔ جیسا کہ آیت کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو لوگ جادو سیکھتے ہیں وہ ایسے کام سیکھتے ہیں جو انہیں ضرر پہنچاتے ہیں، نفع نہیں پہنچاتے۔ نیز اللہ تعالیٰ کے یہاں ان لوگوں کے لئے کوئی خیر و فضل نہیں ہے۔ یہ زبردست وعید ہے۔

جو دنیا و آخرت دونوں جگہ ان کے خسران اور ہلاکت پر دلالت کرتی ہے۔ اور یہ کہ انہوں نے اپنی جانوں کو گھٹیا قیمتوں کے عوض بیچ ڈالا ہے۔ اس لئے اللہ نے اپنے اس فرمان میں اس تجارت کی مذمت کی ہے:

﴿وَلَيْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ﴾

ترجمہ: کتنی بری متاع تھی جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا کاش انہیں معلوم ہوتا۔

ہم ان جادوگروں، کاہنوں اور باقی تمام دوسرے جھاڑ پھونک کرنے والوں کے شر سے اللہ تعالیٰ سے عافیت و سلامتی طلب کرتے ہیں۔ نیز سوال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ان کے شر سے محفوظ رکھے اور ان سے دور رہنے اور ان کے بارے میں حکم الہی نافذ کرنے کی توفیق دے، تاکہ اللہ کے بندے ان کے ضرر اور اعمال خبیثہ سے نجات پائیں۔ بے شک اللہ فیاض اور سخاوت کرنے والا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت و احسان اور اتمام نعمت کے طور پر بندوں کے لئے ایسے وظائف مشروع کئے ہیں، جن کے ذریعہ وہ جادو لگنے سے پہلے ہی اس کے شر سے محفوظ رہ سکیں۔ اور جادو لگ جانے کے بعد بھی ان اعمال سے اس کا علاج کر سکیں۔ چنانچہ آئندہ سطور میں ان شرعی اور مباح وظائف کا ذکر آ رہا ہے جن کے ذریعہ جادو کے خطرات سے بچا جاسکتا ہے اور اس کا علاج بھی کیا جاسکتا ہے۔

پہلی قسم:

یعنی جادو کے خطرات سے بچنے کے لئے جو طریقے ہیں ان میں سے نفع بخش اور اہم

طریقہ یہ ہے کہ شرعی اذکار، دعائیں اور ماثور تعویذات کے ذریعہ اپنے آپ کو محفوظ رکھا جائے اس کے لئے مختلف اذکار و دعائیں ہیں۔

۱- ہر فرض نماز سے سلام پھیرنے اور سلام پھیرنے کے بعد مشروع وظائف کرنے کے بعد آیت الکرسی پڑھے۔

۲- سونے کے وقت آیت الکرسی پڑھے۔ آیت الکرسی قرآن کی سب سے عظیم آیت ہے۔ اور وہ یہ ہے:

﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ﴾

ترجمہ: اللہ وہ زندہ جاوید ہستی ہے جو تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں وہ نہ سوتا ہے اور نہ اسے اونگھ لگتی ہے زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اسی کا ہے، کون ہے جو اس کی جناب میں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے؟ جو کچھ بندوں کے سامنے ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل ہے اس سے بھی وہ واقف ہے۔ اور اس کی معلومات میں سے کوئی چیز ان کی گرفت ادراک میں نہیں آسکتی ہے، الا یہ کہ جس چیز کو وہ خود ہی ان کو دینا چاہے۔ اس کی حکومت آسمانوں اور زمینوں پر چھائی ہوئی ہے۔ اور ان کی نگہبانی اس کے لئے کوئی تھکا

دینے والا کام نہیں ہے۔ بس وہی ایک بزرگ برتر ذات ہے۔

۳- ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، اَوْ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ“
سورتیں ہر فرض نماز کے بعد پڑھے۔ نیز تینوں سورتوں کو صبح کے وقت تین تین مرتبہ فجر کی
نماز کے بعد اور رات کو نماز مغرب کے بعد پڑھے۔

۴- سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھے اور وہ یہ ہیں:

﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلُّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَمَلَاٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ وَقَالُوْا
سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ* لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا
اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ
نَسِينَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِضْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلٰى
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاَعْفُ عَنَّا
وَاعْفِرْ لَنَا وَاَرْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلٰى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ﴾

(سورہ بقرہ: ۲۸۵-۲۸۶)

ترجمہ: رسول اس ہدایت پر ایمان لایا جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوئی اور جو
اس رسول کے ماننے والے ہیں انہوں نے بھی اس ہدایت کو دل سے تسلیم کیا ہے۔
یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں۔
اور ان کا قول یہ ہے کہ ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے۔
ہم نے حکم سنا اور اطاعت قبول کی۔ مالک! ہم تجھ سے خطا بخشی کے طالب ہیں اور

ہمیں تیری ہی طرف پلٹنا ہے اللہ کسی تنفس پر اس کی مقدرت سے بڑھ کر ذمہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا۔ ہر شخص نے جو نیکی کمائی اس کا پھل اس کے لئے ہے۔ اور جو بدی سمیٹی ہے اس کا وبال اسی پر۔ (ایمان لانے والو! تم یوں دعا کرو۔) اے ہمارے رب ہم سے بھول چوک میں قصور ہو جائیں ان سے گرفت نہ کر۔ مالک! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے۔ پروردگار! جس بار کے اٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں ہے وہ ہم پر نہ رکھ، ہمارے ساتھ نرمی کر ہم سے درگزر فرما ہم پر رحم کر، تو ہمارا مولا ہے، کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر۔

کیونکہ صحیح حدیث میں نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

” مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يَزَلْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرُبُهُ الشَّيْطَانُ حَتَّى يُصْبِحَ “

ترجمہ: جس شخص نے رات کو آیت الکرسی پڑھ لیا اس کے اوپر اللہ کی طرف سے ایک نگران برابر رہے گا۔ اور شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا، یہاں تک کہ صبح ہو جائے۔ (دیکھئے بخاری ۹/۵۵۵ ح ۵۰۱۰)

نیز یہ بھی صحیح طور پر نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

” مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ “

ترجمہ: جو شخص سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھے تو یہ اس کے لئے کافی ہے۔

بخاری ۹/۵۵۵ ح ۵۰۰۹ و مسلم ۱/۵۵۴-۵۵۵ ح ۸۰۷، ۸۰۸، ابوداؤد ۲/۱۱۸ ح ۱۳۹۷، ترمذی ۹/۱۸۸ ح ۳۰۴۳، وابن ماجہ ۱/۱۳۶۳-۱۳۶۴۔

۵- ” اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ “ کا ورد کثرت سے کرنا چاہئے۔ رات دن میں کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے وقت، خواہ مکان ہو یا صحراء، فضاء ہو یا سمندر، ہر جگہ اس کا ورد کرنا چاہئے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا:

’ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ: ” اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ “

ترجمہ: جس شخص نے کسی مقام پر پڑاؤ ڈالا اور کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ذریعہ سے پناہ مانگتا ہوں تو اسے کوئی شے ضرر نہیں پہنچا سکتی یہاں تک کہ وہ صحیح سالم اس مقام سے کوچ کر جائے۔

(مسلم ۴/۲۰۸ ح ۲۷۰۸ و ترمذی ۹/۳۹۶، وابن ماجہ ۲/۲۸۹ ح ۳۵۹۲)

۶- انہیں وظائف میں سے ایک سے بھی ہے کہ دن کے اول وقت اور رات کے اول وقت میں تین مرتبہ کہے:

” بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّمَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ “

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اس ذات کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان کی کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

(ابوداؤد ۵/۳۲۲ ح ۵۰۸۸ و ترمذی ۹/۳۳۱ ح ۳۲۴۸ وابن ماجہ ۲/۳۵۰ ح ۳۹۱۵ حاکم ۱/

(۵۱۴)

یہ اذکار اور تعویذات جادو وغیرہ کے شر سے بچنے کے لئے عظیم اسباب ہیں، اس شخص کے

لئے جو صدق دل سے، ایمان اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ و اعتماد، اور ان کے معانی پر انشراح صدر کے ساتھ ان کا پابند ہو۔

اور یہی تعویذات و اذکار جادو لگ جانے کے بعد اس کو زائل کرنے میں بھی عظیم ہتھیار ہیں ساتھ ہی ساتھ اس کے ضرر کو دفع کرنے اور مصیبت کو دور کرنے کے لئے بکثرت اللہ تعالیٰ سے گریہ زاری اور سوال کرنا چاہئے۔ جادو وغیرہ کے اثرات کا علاج کرنے کے لئے نبی کریم ﷺ سے ثابت شدہ دعاؤں (جن کے ذریعہ آپ ﷺ اصحاب کو دم کیا کرتے تھے) میں سے بعض یہ ہیں۔

” اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَاسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشّٰفِى لَا شِفَاۗءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاۗءٌ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا“

ترجمہ: اے اللہ لوگوں کے پالنے والے اور مصیبت کو دور کر دے اور شفا عطا کر، تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے۔ تمہاری شفا کے علاوہ اور کوئی شفا نہیں۔ اللہ ایسی شفا عطا کر جو بیماری باقی نہ رکھے۔

(بخاری ۱۰/۲۰۶ ح ۵۷۴۳ نیز دیکھئے ۱۰/۲۱۰ ح ۵۷۵۰ و مسلم ۴/۱۲۲۱ ح ۲۱۹۱ و ترمذی ۱۰/۱۰ ح ۳۶۳۶ و ابن ماجہ ۱/۲۱۹ ح ۲/۳۵۶۵، ۳۵۷۶)

جن رقتے سے حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کو دم کیا تھا ان میں سے

ایک یہ ہے:

” بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ“

ترجمہ: اللہ کے نام سے میں آپ کو دم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف دیتی ہے۔
ہر نفس اور ہر حاسد نگاہ سے آپ کو اللہ شفا عطا فرمائے۔ اللہ کے نام سے میں آپ کو
دم کرتا ہوں۔

(مسلم ۴/۱۸۱ ح ۲۱۸۶ وابن ماجہ ۲/۵۶۸ ح ۵۶۸)

تین مرتبہ اس دعا کا تکرار کرنا چاہئے۔

جادو کا اثر زائل کرنے کا ایک علاج یہ بھی ہے۔ خاص کر مردوں کے لئے اگر انہیں بیوی
سے جماع کرنے میں رکاوٹ محسوس ہوتی ہو، کہ بیر کے درخت کے سرسبز سات پتے لیکر
اسے پتھر وغیرہ سے کوٹ ڈالیں، پھر اسے کسی برتن میں رکھ کر اتنا پانی بھر دیں کہ غسل کرنے
کے لئے کافی ہو جائے، پھر اس پر ”آیت الکرسی“ اور ”قل یا ایہا الکافرون“ اور ”قل هو
اللہ احد“ اور ”قل اعوذ برب الفلق“ اور ”قل اعوذ برب الناس“ پڑھیں۔ نیز سورہ اعراف
کی یہ آیتیں پڑھے جس میں جادو کا ذکر ہے۔

﴿وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ﴾

☆ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ☆ فَغَلَبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا

صَغِيرِينَ ﴿ (سورہ اعراف: ۱۱۷-۱۱۹)

ترجمہ: ہم نے موسیٰ کو اشارہ کیا کہ پھینک اپنا عصا، اسکا پھینکنا تھا کہ آن کی آن میں وہ ان
کے اس جھوٹے طلسم کو نگلتا چلا گیا۔ اس طرح جو حق تھا ثابت ہو اور جو کچھ انہوں
نے بنا رکھا تھا وہ باطل ہو کر رہ گیا۔ فرعون اور اس کے ساتھی میدان مقابلہ میں
مغلوب ہوئے۔ اور (فتح مند ہونے کی بجائے) اٹلے ذلیل ہو گئے۔

پھر سورہ یونس کی یہ آیتیں پڑھے:

﴿وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي بِكُلِّ سَاجِرٍ عَلِيمٍ﴾ ☆ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ
قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ اَلْقُوا مَا اَنْتُمْ مُلْقُونَ ☆ فَلَمَّ اَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا
جِئْتُمْ بِهٖ السِّحْرِ اِنَّ اللّٰهَ سَيَبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ
☆ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ﴿ (يونس:
۷۹-۸۲)

ترجمہ: اور فرعون نے اپنے آدمیوں سے کہا کہ: ”ہر ماہر فن جادوگر کو میرے سامنے حاضر کرو۔ جب جادوگر آگئے تو موسیٰ نے ان سے کہا: جو کچھ تمہیں پھینکانا ہے پھینکو پھر جب انہوں نے اپنے اچھر پھینک دیئے تو موسیٰ نے کہا یہ جو کچھ تم نے پھینکا ہے۔ جادو ہے۔ اللہ ابھی اسے باطل کئے دیتا ہے۔ مفسدوں کے کام اللہ سدھرنے نہیں دیتا ہے۔ اور اللہ اپنے فرمانوں سے حق کو حق کر دکھاتا ہے۔ خواہ مجرموں کو وہ کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

اس کے بعد سورہ طہ کی یہ آیتیں پڑھے:

﴿قَالُوا يَا مُوسَىٰ اِمَّا اَنْ تُلْقَىٰ وَاِمَّا اَنْ نَّكُونَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقَىٰ﴾ ☆ قَالَ
بَلِ اَلْقُوا فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيَّتُهُمْ يُحَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اِنَّهَا تَسْعَىٰ
☆ فَاَوْجَسَ فِي نَفْسِهٖ خِيفَةً مُّوسَىٰ ☆ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ
الْاَعْلَىٰ ☆ وَالْقَىٰ مَا فِي يَمِيْنِكَ تَلَقَّفَ مَا صَنَعُوا اِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ
سَاجِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاجِرُ حَيْثُ اَتَىٰ ﴿ (آیت: ۶۵-۶۹)

ترجمہ: جادو گر بولے۔ ”موسیٰ تم پھینکتے ہو یا ہم پہلے پھینکیں؟ موسیٰ نے کہا: نہیں تمہیں پہلے پھینکو، یکا یک ان کی رسیاں اور ان کی لٹھیاں جادو کے زور سے موسیٰ کو دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔ اور موسیٰ اپنے دل میں ڈر گئے۔ ہم نے کہا: ”مت ڈر، تو ہی غالب رہے گا۔ پھینک جو کچھ تیرے دائیں ہاتھ میں ہے۔ ابھی ان ساری بناوٹی چیزوں کو نگل جاتا ہے، جو کچھ بنا کر لائے ہیں یہ تو جادو گر کا فریب ہے۔ اور جادو گر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا ہے خواہ کسی شان سے وہ آئے۔“

یہ مذکورہ بالا سورتیں اور آیتیں اس پانی پر پڑھنے کے بعد اس میں سے تھوڑا سا پانی پی لے اور باقی پانی سے غسل کر لے۔ اس سے انشاء اللہ جادو کا اثر زائل ہو جائے گا۔ اگر دو چند مرتبہ یہ طریقہ کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہو تو کریں کوئی حرج نہیں۔ یہاں تک کہ جادو کا اثر زائل ہو جائے۔

اور سب سے زیادہ نفع بخش علاج جادو کا اثر زائل کرنے کا یہ ہے کہ وہ جگہ تلاش کرنی چاہئے جہاں جادو دفن ہے، زمین ہو یا پہاڑ وغیرہ۔ اگر جگہ کا پتہ لگ جائے تو اسے نکال کر فنا کر دیا جائے تو جادو بیکار ہو جائے گا۔

یہ ہیں وہ امور جن کا بیان کر دینا ضرور تھا۔ جن سے جادو کے خطرات سے بچا جاسکتا ہے اور جن سے جادو کا علاج کیا جاسکتا ہے۔ (واللہ ولی التوفیق)

رہا جادو گروں کے عمل سے جادو کا علاج کرنا جو ذبح یا دوسری قربانیوں کے ذریعہ جناتوں سے تقرب پر مشتمل ہوتا ہے تو یہ جائز نہیں۔ کیونکہ یہ شیطانی عمل ہے۔ بلکہ شرک اکبر میں سے ہے لہذا اس سے دور رہنا ضروری ہے۔ نیز جادو کے علاج کے لئے کانہوں،

نجومیوں ، اور منتر والوں سے سوال کرنا اور ان کے ارشادات پر عمل کرنا بھی ناجائز ہے۔ کیونکہ وہ ایمان نہیں رکھتے۔ اور اس لئے بھی کہ وہ جھوٹے اور فاجر ہیں۔ علم غیب کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور عوام الناس کو دھوکہ دیتے ہیں۔ نیز اللہ کے رسول نے ان کے پاس جانے سے، ان سے سوال کرنے اور ان کی تصدیق کرنے سے منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ اس کا بیان شروع کتابچہ میں گذر چکا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مسلمانوں کو ہر مصیبت سے عافیت بخشنے، اور ان کے دین کی حفاظت کرے اور اللہ انہیں دین میں سمجھ عطا فرمائے اور ہر اس عمل سے دور رکھے جو اس کی شریعت کے مخالف ہو۔ اور درود و سلام ہو اس کے بندے اور اس کے رسول محمد ﷺ پر اور ان کے آل اور ان کے اصحاب پر۔

والسلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رئیس عام لادارات الجوث العلمیہ والافتاء والدعوة والارشاد

بالریاض۔

حکم
السحر والكهانة

باللغة الاوردية

تأليف

ساحة الشيخ عبدالعزيز بن عبداللہ بن باز

رحمہ اللہ

ترجمہ

محمد اسماعیل محمد بشیر